بہار تحریر

(حصہ 11)

جورو کا غلام بننے میں فائدہ ہے

کالی گوری ہر لڑکی کے پاس وہی چیز ہے

کنوارا نہیں مرنا

اپنا کام بنتا۔۔۔۔۔ میں جائے جنتا

پاؤں پر کھڑے ہونے کے بعد شادی

اور بھی۔۔۔

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بہار تحریر (حصہ 11)

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ

عبد مصطفی آفیشل

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

Contents

ایک مجاہد ایک ہزار کافر 3
ایک خواب اور نصیحتیں 5
خواب میں بھی جہاد کی وصیت 7
پتلی دبلی لڑکیاں 8
جورو کا غلام بننے میں فائدہ ہے 10
کالی گوری ہر لڑکی کے پاس وہی چیز ہے 12
کنوارا نہیں مرنا 14
پاؤں پر کھڑے ہونے کے بعد شادی کریں گے 15
پڑھا لکھا گو کھائے گا 16
ایسے ہوتے ہیں مرید 17
کافر کے لیے دعا کرنا 18
اپنا کام بنتا... میں جائے جنتا 20
حضرتِ فضیل کو ایک لڑکی سے پیار ہوا 21
جاگنے سے بہتر تو سویا رہتا! 22
چلیے دیکھ کر آتے ہیں دلہن کو 23
ولیمہ یعنی ایک لاکھ سے زیادہ 24
نکاح آسان کیسے ہو گا 26

چنگیز خان کا پوتا اور حضرتِ شیخ سعدی.....27
ایک بیوی سے فائدہ کیا ہوا؟ 29
پہلے نماز پھر تعویذ.....30
عورت تیڑھی پسلی 31
لڑکی والوں سے ایک سوال 32
چار بیویاں اور حقوق.....34
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے.....36
ہم 4 شادی پر کب تک لکھیں گے؟.....37

ایک مجاہد ایک ہزار کافر

کم سے کم مسلمانوں کو تو ایسا نہیں سوچنا چاہیے کہ جنگ تعداد یا ہتھیاروں کی کثرت سے جیتی جاتی ہے۔ یہ تو اللہ تعالی کی طرف سے ہے کہ اپنے فضل سے ایمان والوں کو فتح عطا فرماتا ہے۔ ہاں یہ ہے کہ لڑنے کے لیے آگے بڑھنا ہو گا۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ چند صحابہ لکڑیاں جمع کرنے کے لیے گئے تو دشمنوں نے پکڑ کر قید کر لیا پھر سوال جواب کرنے کے بعد جنگ کا پیغام دے کر چھوڑ دیا۔ یہ حرکت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر سخت ناگوار گزری۔ آپ نے کافروں کو سبق سکھانے کے لیے بارہ لوگوں کو ساتھ لیا اور دشمنوں کی فوج میں شامل ہو گئے۔ ایک لشکر جو قلعے میں داخل ہونے والا تھا اس میں یہ بارہ مجاہدین اس طرح شامل ہو گئے کہ کسی کو معلوم نہ ہوا۔

جب وہاں کا حاکم فوج کے استقبال کے لیے قلعے سے نکل کر آگے آیا اور اتنا قریب آ گیا کہ دس ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا تو یہ بارہ مجاہدین آگے بڑھے اور کافر نے سوچا کہ یہ دستہ میری تعظیم کے لیے آگے آ رہا ہے۔ اس کافر نے مرحبا کہتے ہوئے کفریہ کلمات بکنا شروع کیے کہ حضرت خالد بن ولید کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے شیر کی طرح آگے بڑھے اور اسے دبوچ کر اپنی تلوار اس کی گردن پر رکھ دی۔

مجاہدین نے جب تلواریں تان لیں تو کافر سکتے میں پڑ گئے۔ اس کافر حاکم کو ایک جگہ قید کیا گیا اور پھر اکیلے اکیلے کا مقابلہ شروع ہوا۔ پہلے حضرت ابو بکر صدیق کے بیٹے حضرت عبد الرحمن نکلے اور پانچ شہسواروں کو جہنم رسید کر دیا پھر ایک کافر سے مقابلے میں آپ کافی زخمی ہو گئے اور مجاہدین کے پاس واپس آئے جہاں وہ کافر حاکم قید تھا۔ جب حضرت خالد بن ولید نے آپ کو زخمی دیکھا تو جلال میں آ گئے اور کافر حاکم جو قید میں تھا اس کی گردن اڑا دی! جب کافروں کو معلوم ہوا کہ ان کے حاکم کی گردن اڑا دی گئی ہے تو سب تلملا گئے اور حملے کے لیے آگے بڑھے۔ حضرت خالد بن ولید نے ایک صحابی کو حضرت عبد الرحمن کی حفاظت پر مامور کیا اور فقط دس مجاہدین آگے بڑھے۔ سامنے دس ہزار کا لشکر تھا پر ادھر دس ایمان والے تھے۔ حضرت خالد بن ولید جدھر جاتے لاشوں کی ڈھیر لگ جاتی، اسی طرح دوسرے مجاہدین نے بھی اپنی بہادری دکھائی اور ہزاروں کا لشکر فقط دس مجاہدین سے پریشان ہو

گیا۔

صبح سے لے کر دوپہر تک جنگ جاری رہی۔ مجاہدین تھک کر چور ہو چکے تھے اور انھیں لگا کہ اب شہادت کا وقت قریب ہے کہ اچانک حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اسلامی لشکر لے کر مدد کو پہنچ گئے اور کافروں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ وہ بیچارے پہلے سے ہی دس مجاہدین سے پریشان تھے تو اب مزید کیسے برداشت کر پاتے۔

(فیضان فاروق اعظم، ج2، ص565)

آپ نے غور کیا ہو گا کہ کافروں نے مسلمانوں کو پکڑا پھر چھوڑ دیا، اس پر حضرت خالد بن ولید نے کافروں کی خبر لے لی پر آج کافروں کی طرف سے ظلم پر ظلم کیا جا رہا ہے اور ہم جواب دینا تو دور جواب دینے کی سوچتے تک نہیں ہیں۔

اللہ تعالی ہمیں اور ہماری نسلوں کو دین پر قربان ہونے کا جذبہ عطا فرمائے۔ ہمیں دین کے لیے لڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

ایک خواب اور نصیحتیں

ایک جگہ بارات میں جانا ہوا۔ میں نے رات وہیں گزاری۔ صبح سویرے تھوڑا گھومنے پھرنے کے لیے نکلا تاکہ علاقے کو دیکھ سکوں۔ میں ارد گرد دیکھتا چلتا جارہا تھا۔ نئی نئی عمارتیں، مختلف قسم کے درختوں اور لوگوں میں کھو سا گیا تھا۔ مجھے ایک پل کے لیے لگا کہ بہت آگے آگیا ہوں لیکن پھر یہ سوچ کر چلتا رہا کہ یہ راستہ آگے کسی راستے سے مل جائے گا جہاں سے میں واپس ہو جاؤں گا۔

آخر میں ایک ایسے مقام سے گزرا جہاں کئی کُتے ایک دوسرے سے تھوڑی دوری پر سوئے ہوئے تھے۔ مجھے تھوڑا خوف ہوا پھر آہستہ سے آگے بڑھنے لگا لیکن بجائے کوئی راستہ ملنے کے مجھ پر راستہ تنگ ہو رہا تھا۔ دیواریں اونچی ہوتی جارہی تھیں۔ پھر اچانک سامنے دیکھا کہ راستہ بند ہے تو واپس ہونے کے لیے مڑا اور تھوڑا سا ہی چلا تھا کہ ایک کے بعد ایک کتے پیچھے پڑ گئے۔ وہ مجھے دوڑانے لگے، میں بھاگنے کی پوری کوشش کر رہا تھا کہ اچانک ایک چیز میرے سامنے آئی جو غالباً انسانی شکل میں تھی اور اس نے کتوں کو مارنا شروع کر دیا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا اور وہ کتے پھر میرے پیچھے ہو لیے۔

بھاگتے بھاگتے میرا حال برا ہو چکا تھا اور میں یہ تمنا کر رہا تھا کہ کاش یہ کوئی خواب ہو کہ ایک بزرگ اچانک ظاہر ہوئے اور ان کی آمد سے کتے غائب ہو گئے۔ مجھے سکون ملا اور پھر میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ مجھے اس خواب کی تعبیر تو نہیں پتا البتہ جو میں نے سمجھا وہ یہ ہے کہ:

وہ راستہ جس پر میں چل پڑا تھا وہ دنیا ہے۔ شروع میں مجھے اچھا لگا پر جب خطرہ محسوس ہوا تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ جب میں نے واپسی کی کوشش کی تو دنیا کتے کی طرح میرے پیچھے پڑ گئی اور جو چیز پہلے مجھے بچانے آئی وہ میرے اعمال تھے لیکن ان اعمال میں خلوص نہیں تھا، وہ ریاکاری سے بھرے ہوئے تھے اور وہ مجھے بچا نہیں پائے پھر جو بزرگ میرے سامنے آئے اور مجھے بچایا وہ اولیا میں سے تھے۔

اس میں یہ نصیحتیں بھی ہیں:

دنیا ظاہر میں ایک خوبصورت راستہ ہے پر اس کی کوئی منزل نہیں ہے۔

ہمیں دیر ہونے سے پہلے لوٹ آنا چاہیے۔

نیک اعمال بھی خلوص کے ساتھ ضروری ہیں ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اللہ کے نیک بندوں کی صحبت بڑے کام کی چیز ہے۔ جہاں کوئی کام نہیں آتا وہاں یہ مدد کرتے ہیں۔

عبد مصطفی

خواب میں بھی جہاد کی وصیت

حضرت عبداللہ بن جعفر طَیَار اپنے والد کے مزار کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ کے والد جنگ موتہ میں سَنَہ 8 ہجری میں رومیوں سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ اپنے والد کے مزار پر آپ نے رات گزاری اور رات کو خواب میں والد محترم کی زیارت ہوئی۔

حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ والد محترم نے دو سبز رنگ کے حلے پہن رکھے ہیں، آپ کے سر پر تاج ہے، آپ کے دو پر بھی ہیں اور ہاتھ میں ایک تلوار ہے۔ آپ نے مجھے تلوار دیتے ہوئے فرمایا:
اے بیٹا اس تلوار کے ساتھ اپنے دشمنوں کو قتل کرو کیوں کہ یہ جو تم میرا مقام دیکھ رہے ہو یہ اسی جہاد کی بدولت ہے۔

(فتوح الشام، ذکر حدیث وقعۃ ابی القدس، ص94)

یہ تھے والد محترم جو وفات کے بعد بھی خواب میں آکر جہاد کی ترغیب دیتے تھے۔
آج نہ والد اور نہ اولاد کو جہاد سے کوئی لینا دینا ہے۔ جہاد ہو نہ ہو یہ الگ بات ہے لیکن تیاری کچھ بھی نہیں ہے۔
اگر آج اس قدر جہاد کے موضوع کو ایک طرف نہ کیا جاتا تو حالات شاید کچھ اور ہوتے۔

عبد مصطفی

پتلی دبلی لڑکیاں

آج کل کے لڑکوں کو پتلی دبلی لڑکیاں زیادہ پسند ہیں۔ لڑکیاں بھی خود کو پتلا کرنے کے چکر میں اور سلِم فٹ (Slim Fit) دکھنے کے لیے کھانے وغیرہ میں پرہیز کرتی ہیں۔ کچھ امیر گھرانوں کی لڑکیاں اس کے لیے جِم (Gym) کا سہارا لیتی ہیں۔

آپ اگر ہندی جانتے ہیں تو آپ نے ایک لفظ سنا ہو گا "بُدّھی بھرشٹ" یعنی جس کی مت ماری گئی ہو۔ ہمارے نوجوانوں کے ساتھ یہی ہوا ہے کہ فلموں، ڈراموں نے ان کا دماغ خراب کر دیا ہے۔ پتلی دبلی لڑکیاں پسند کرنا اور ان سے شادی کرنا ہمیں نہیں لگتا کہ اچھا ہے اور ہمیں ایسا اس لیے لگتا ہے کہ اس میں فائدہ تو نہیں لیکن نقصان ضرور ہے۔

اللہ کے رسول، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ بچے پیدا کر سکیں (یعنی صحت مند ہوں) اور قیامت کے دن میں تمھاری تعداد کی کثرت دیکھ کر دیگر امتوں پر فخر کروں گا (یہ حدیث کا مفہوم ہے)

(دیکھیں مشکوٰۃ:3019، ابوداؤد:2050، نسائی:3229)

اب ہمیں چاہیے پتلی کمر (معذرت لیکن یہی حقیقت ہے) پھر ہوتا کیا ہے؟

(ا) بچے کم پیدا ہوتے ہیں اور ہم بھی شاید "ہم دو ہمارے دو" چاہتے ہیں۔

(ب) لڑکی کمزور ہونے کی وجہ سے شوہر کے خواہشات اور گھر والوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں پریشان ہو جاتی ہے پھر دوسرے نکاح کا سسٹم بھی تو نہیں ہے۔

(ت) پہلے بچے کی پیدائش میں ہی سی سیکشن (Cesarean) کا معاملہ پیش آ جاتا ہے جسے آپ بڑا آپریشن کہتے ہیں۔ اس میں ماں پر تو اثر پڑتا ہی ہے ساتھ میں بچے کی صحت اور دماغ پر بھی اثر پڑتا ہے۔ آج ہر چار عورتوں میں ایک کی ڈلیوری میں سی سیکشن کا استعمال ہوتا ہے تو اس کی ایک وجہ یہ "پتلی کمر" اور "سلِم فٹ" کا بھوت بھی ہے۔

اس آپریشن کے بعد تقریباً چھے ہفتے تک عورت کا جسم اپنی پہلی حالت میں آنے کے لیے کوشش کرتا ہے مگر پھر شوہر کی خواہشات، گھر کے کام اور اب تو ماشاءاللہ ایک بچہ بھی آ چکا ہوتا ہے جو امی امی کرنے کے چکر میں مار بھی کھا جاتا ہے، خیر ہم اس بچے کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(ث) لڑکی کے چہرے کی خوبصورتی پر اس دباؤ کا اثر پڑتا ہے اور بجائے شادی کے بعد پھول کی طرح کھلنے کے وہ پیروں تلے دب جانے والی کلی کی طرح ہو جاتی ہیں۔

(ج) سی سیکشن کے بعد سنبھلنے سے پہلے اس کی صحت اسے ایسی کمزوری کی طرف لے جاتی ہے جہاں کئی طرح کی بیماریاں اسے جکڑ لیتی ہیں، جو موت کے ساتھ ہی جاتی ہیں۔

عورت صحت مند ہونی چاہیے۔ لگنا چاہیے کہ کھاتے پیتے گھرانے سے ہے۔ یہاں تو لگتا ہے کہ پولیو والا معاملہ ہے۔ اچھے گھر کی لڑکیاں بھی ایسی لگتی ہیں جیسے بھوک مری کا شکار ہیں۔ ایک وہ عورتیں ہوتی تھیں جو میدان جہاد میں مردوں کو الٹے قدم بھاگنے پر مجبور کر دیتی تھیں۔ عورت کا ایک ہاتھ پڑ جانے پر ایسا ہونا چاہیے کہ کچھ سنائی نہ دے پر یہاں حال یہ ہے کہ عورت کو مار دو تو مارنے سے پہلے ہسپتال میں بستر لگوا کر رکھنا ہو گا۔ اللہ رحم کرے۔

آپ بھی شادی کریں تو صحت مند عورتوں سے کریں۔ اگر پتلی دبلی سے کر لی ہے تو اسے صحت مند بنائیں۔ یہ "سلم فٹ" کا ناٹک بند کریں۔

عبد مصطفی

جورو کا غلام بننے میں فائدہ ہے

جورو یعنی بیوی کا غلام کسے کہتے ہیں؟
اگر بیوی کی عزت کرنا، اس کے ساتھ گھر کا کام کرنا، اس سے اچھی طرح پیش آنا، اس کی ڈانٹ یا کڑوی باتوں کو خاموشی سے سن لینے کا نام غلامی ہے تو یقین کریں بیوی کا غلام بننے میں ہی فائدہ ہے۔
میری باتوں سے ہو سکتا ہے کہ آپ کی مردانگی کو تکلیف پہنچے لیکن حقیقت یہی ہے۔

بیوی کی عزت کریں گے تو وہ آپ کو بھی عزت دے گی،
اگر ساتھ میں گھر کا کام کرتے ہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی گھر کے کاموں میں مدد فرمایا کرتے تھے،
اب رہا بیوی کی چار باتیں سننا تو اس میں بھی ہرج کیا ہے؟
حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رحمہ اللہ کی بیوی ان کے لیے سخت الفاظ استعمال کیا کرتی تھی پر آپ صبر کرتے تھے۔
ایک شخص آپ کے گھر گیا اور آپ کی بیوی سے پوچھا کہ شیخ صاحب کہاں ہیں تو بیوی نے کہا کہ تم اسے شیخ کہتے ہو، وہ تو جاہل اور جھوٹا ہے! شیخ کا تو نہیں پتہ لیکن میرا شوہر جنگل کی طرف گیا ہے۔ وہ شخص جب جنگل کی طرف گیا تو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ شیر پر لکڑیاں لادے تشریف لا رہے ہیں۔
اس شخص نے بیوی کے سخت رویے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں بیوی کا بوجھ برداشت نہ کرتا تو یہ شیر میرا بوجھ کیسے اٹھاتا (یعنی میں اللہ کی رضا کے لیے بیوی کی زبان درازی پر صبر کرتا ہوں تو اللہ تعالی نے اس شیر کو میرا اطاعت گزار بنا دیا ہے)

(تذکرۃ الاولیاء، جز2، ص174)

ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے لیے آیا لیکن جب دروازے پر پہنچا تو حضرت عمر فاروق کی بیوی حضرت ام کلثوم کی بلند آواز سنائی دی، وہ حضرت عمر فاروق پر (غصے کی حالت میں) برس رہی تھیں۔ اس شخص نے سوچا کہ میں کیا شکایت کروں یہاں تو حضرت عمر فاروق بھی اسی مسئلے سے دوچار

ہیں اور وہ واپس ہو لیا۔

حضرت عمر فاروق نے اس شخص کو بعد میں بلایا اور پوچھا تو اس نے بتایا کہ بیوی کی شکایت لے کر آیا تھا مگر آپ کی محترمہ...

حضرت عمر فاروق نے فرمایا: مجھ پر میری بیوی کے کچھ حقوق ہیں جن کی وجہ سے میں در گزر کرتا ہوں۔ وہ مجھے جہنم کی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام کی خواہش سے بچا رہتا ہے،

جب میں گھر سے باہر ہوتا ہوں تو وہ میرے مال کی حفاظت کرتی ہے،

میرے کپڑے دھوتی ہے، میرے بچوں کی پرورش کرتی ہے، میرے لیے کھانا پکاتی ہے۔

یہ سن کر اس شخص کو احساس ہوا کہ یہ فائدے تو مجھے بھی اپنی بیوی سے حاصل ہوتے ہیں لیکن افسوس کہ میں نے ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی کوتاہیوں اور کمیوں کو نظر انداز نہیں کیا۔ پھر اس شخص نے بھی اس دن سے در گزر سے کام لینے کی نیت کر لی۔

(تنبیہ الغافلین، ص280 بہ حوالہ اسلامی شادی)

بیوی اگر دو چار باتیں غصے میں کہہ دیتی ہے تو تھوڑا برداشت کر لیں، آپ کا کیا جائے گا؟ پھر جب اسے احساس ہو گا تو ہو سکتا ہے آپ سے معافی مانگ لے۔ آپ در گزر سے کام لیں اور اگر یہ غلامی کہلاتی ہے تو یہی صحیح، بیوی کا غلام بن کے رہنے میں فائدہ ہے۔

اس کی غلطی، اس کی کوتاہی کو دیکھ کر فوراً غصہ ہو جانا اور اپنی مردانگی دکھانے کے چکر میں اپنی جہالت دکھانا صحیح نہیں ہے۔ یہ دیکھیں کہ اس نے آپ کے لیے کتنی قربانیاں دی ہیں۔ وہ آپ سے کتنا پیار کرتی ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ بے عیب بیوی مل جائے؟ اگر نہیں تو پھر در گزر سے کام لینے میں ہی فائدہ ہے یعنی جورو کا غلام بننے میں ہی فائدہ ہے۔

عبد مصطفی

کالی گوری ہر لڑکی کے پاس وہی چیز ہے

ان الفاظ کو غلط نہ سمجھیں۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ لڑکی چاہے کالی ہو یا گوری سب کے پاس ایک جیسی چیز ہے۔ یہ ہماری سمجھ کا پھیر ہے کہ ہم گوری کو اچھا سمجھتے، پسند کرتے ہیں اور کالی کو برا سمجھتے ہیں، ناپسند کرتے ہیں۔

اگر میرے الفاظ غلط لگتے ہیں تو یہ حدیث پڑھ لیں:
نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مرد کسی عورت کو دیکھ لے اور وہ اُسے بھلی معلوم ہو تو وہ اپنی بیوی کے پاس آجائے (اپنی حاجت پوری کرلے) اور اس (کی بیوی) کے پاس بھی وہی ہے جو اس (عورت) کے پاس ہے۔

(مشکوٰۃ:3108، دارمی:2252، اسی طرح کی حدیث ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، نسائی کبری، سنن بیہقی، مسند عبد بن حمید میں بھی ہے)

مرقاۃ میں ہے کہ جب کسی عورت پر نظر پڑ جائے (اور وہ اچھی لگے) تو فوراً گھر والی کے پاس آئے اور اس سے جماع کرے تاکہ جنسی تسکین ہو جائے اور خیالات ختم ہو جائیں۔ اس لیے کہ اس کے پاس بھی اسی طرح کی شرمگاہ ہے جو اس کے پاس ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج6، ص45)

علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

سبحان اللہ! کیسے نفیس طریقے سے سمجھایا کہ لذت جماع تو اپنی قوت پر مبنی ہے۔ جس قدر منی غلیظ ہو گی اور مرد میں طاقت زیادہ ہو گی اسی قدر لذت محسوس ہو گی۔ عورت کے حسن کو اس لذت میں دخل نہیں۔ جو لذت اس دیکھی ہوئی عورت سے صحبت کرنے میں ہوتی ہو وہی اپنی بیوی سے صحبت کرنے میں ہے پھر حرام کاری سے منہ کالا کیوں کرتے ہو؟
(مرآۃ المناجیح، ج5، ص29)

کتنے واضح الفاظ میں سمجھایا گیا ہے مگر گورے رنگ کے دیوانوں کو سمجھ میں نہیں آتی۔
کئی بار نکاح کے لیے لڑکا یا لڑکے والے اس لیے انکار کر دیتے ہیں کہ لڑکی کا رنگ گورا نہیں ہے۔ کیا ہم اسی دین کے ماننے والے نہیں جس میں گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں پھر ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔

یہ سوچنا غلط ہے کہ کالی لڑکی سے جماع کرنے پر لذت نہیں ملے گی۔ یہ ہم نے سوچ بنا رکھی ہے۔ لذت کا تعلق تو اپنے جسم سے ہے۔ اگر خود میں کمی ہے تو چاہے گوری ہو یا کالی، لذت میں فرق نہیں پڑنے والا۔ ہمیں بس سوچ بدلنے کی ضرورت ہے۔ کاش کہ یہ بات ہر لڑکے کی سمجھ میں آجائے اور کسی لڑکی کو اپنے رنگ کی وجہ سے مایوس نہ ہونا پڑے۔

عبد مصطفی

کنوارا نہیں مرنا

کنوارا مر جانا اچھی بات نہیں ہے۔ ہمارے بزرگوں نے یہ نہیں سکھایا۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی رہ گئے ہوں اور ان کے بعد میری موت ہو تو میں چاہوں گا کہ نکاح کر لوں اور اللہ تعالی سے اس حالت میں ملاقات نہ ہو کہ میں کنوارا رہوں۔

(قوت القلوب، ج2، ص827)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی بیوی کا انتقال ہوا تو اگلے ہی دن آپ نے نکاح کر لیا۔

حضرت بشر رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ مقام عطا کیا گیا لیکن شادی شدہ لوگوں کے مقام تک نہ پہنچ سکا (ان کو اہل و عیال پر صبر کرنے کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل ہوا)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی (طاعون کی وجہ سے) انتقال فرما گئیں تو آپ نے فرمایا کہ میرا نکاح کر دو؛ میں نہیں چاہتا کہ اللہ تعالی سے اس حالت میں ملوں کہ میں کنوارا رہوں۔

(ایضاً)

کنوارے سماج کو چاہیے کہ اس سماج کو چھوڑ کر شادی شدہ سماج میں داخلہ لے لیں۔ کنوارے سے زیادہ شادی شدہ کی فضیلت ہے۔ مختصر یہ کہ جلدی جلدی شادی کیجیے۔ کب تک کنواروں کی تنظیم کے ممبر بنے رہیں گے؟

عبد مصطفی

پاؤں پر کھڑے ہونے کے بعد شادی کریں گے

یہی کہتے ہیں ہم کہ پہلے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں پھر شادی کریں گے۔ اب پاؤں پر کھڑے کب ہوں گے یہ ہمیں بھی پتا نہیں ہوتا۔ پڑھنے کے لیے جا رہے کچھ لڑکوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ کم سے کم دو تین بچوں کے باپ ہوں گے لیکن معلوم کرنے پر کنوارے نکلتے ہیں۔ پھر پوچھنے پر کہتے ہیں کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں پھر...

نرسری سے میٹرک، پھر انٹر، بیچلر، ماسٹر، ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ کے مقام تک پہنچتے پہنچتے ایک تہائی عمر مکمل ہو جاتی ہے پھر باری آتی ہے نوکری کی جس میں آج کل اچھا خاصا وقت لگ جاتا ہے۔ اگر نوکری نہ کر کے اپنا بزنس کرے تو اسے جمانے کے لیے کافی وقت دینا پڑتا ہے۔ اس طرح تقریباً آدھی زندگی پار ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جب لگتا ہے کہ ایک پاؤں پر تو کھڑے ہو ہی گئے ہیں پھر شادی کی نیت کی جاتی ہے۔ شادی کے وقت ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ لڑکا، لڑکے کا والد نظر آتا ہے۔

کیا شادی کے بعد پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے؟ بالکل ہو سکتے ہیں۔ شادی کو رکاوٹ سمجھنا صحیح نہیں ہے بلکہ شادی کے بعد کامیابی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ گھر میں ایسا ہوتا ہی ہے کہ کئی لوگوں کا آنا جانا، کھانا پینا لگا رہتا ہے پھر ایک عورت کے آنے سے کیا بھوکا رہنے کی حالت ہو جائے گی۔ اب بات آتی ہے خرچے کی تو فضول خرچی کو ضروری سمجھنا آپ کی غلطی ہے۔

جس عمر میں آج کل اکثر لڑکے شادی کرتے ہیں، اتنے میں تو چار شادیاں ہو جانی چاہیے۔ جتنا پیسا جمع کر کے شادی کرتے ہیں اتنے میں چار بیویوں کا نہیں تو کم سے کم دو بیویوں کا خرچ ضرور اٹھایا جا سکتا ہے۔
ایک وہ لوگ ہوا کرتے تھے جو اکیس سال کی عمر میں قسطنطنیہ کی دیواریں گرا کر آگے بڑھ جاتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اس عمر کو کھیلنے کودنے، انگریزی پڑھنے اور موج مستی کرنے کی عمر سمجھتے ہیں۔

عبد مصطفی

پڑھا لکھا گو کھائے گا

یہ جملہ مشہور ہے اور شاید آپ نے بھی سنا ہو گا کے لوگ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ پڑھا لکھا گو کھائے گا۔

کچھ لوگ اس پر ایک روایت تک بیان کرتے ہیں کے صحابہ نے دیکھا کہ ایک پرندہ ہے جس کے پروں پر کلمہ لکھا ہوا ہے اور وہ گندگی کھا رہا ہے اور پھر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ پڑھے لکھے لوگ گندے کاموں میں مبتلا ہو جائیں گے اور علما غیر شرعی حرکت کریں گے یہ اسی کی طرف اشارہ ہے (یہ مفہوم ہے جو ہم نے بیان کیا)

اس روایت کے بارے میں مفتی محمد نیاز برکاتی مصباحی حفظہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ تلاشِ بسیار کے باوجود ایسی کوئی روایت نہیں ملی اور یہ موضوع معلوم ہوتی ہے (یعنی ایسی حدیث نہیں ہے) اور حدیثیں گھڑنا حرامِ قطعی اور گناہ کبیرہ ہے۔

(ملتقطاً: فتاوی مرکز تربیت افتا، ج2، ص513)

جو لوگ ایسی روایت بیان کرتے ہیں اور پھر اسے بنیاد بنا کر علما کی توہین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ پڑھے لکھے گو کھاتے ہیں انھیں چاہیے کہ اس روایت کا حوالہ پیش کریں اور اگر نہ کر سکیں تو سنی سنائی بات بیان کرنے سے توبہ کریں اور اسے حدیث بتانے والوں پر لازم ہے کے اس کی سند اور عبارت پیش کریں ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ کر جہنم میں اپنا ٹھکانہ نہ بنائیں!

عبد مصطفی

ایسے ہوتے ہیں مرید

حضرت سید نامیر عبد الواحد بلگرامی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ میں سکندر آباد کی مسجد میں تھا۔ ایک قلندر وہاں نماز پڑھ رہا تھا اس کے پاس دو بغیر سلے ہوئے تہبند تھے جن میں سے ایک کو نیچے باندھ کر ستر پوشی کر رکھی تھی اور ایک کو چار تہ موڑ کر زمین پر بچھا کر اس پر نماز پڑھ رہا تھا!
سر پر ٹوپی اور دستار تھی مگر باقی بدن برہنہ (کھلا ہوا) تھا۔

ایک طالب علم اس سے سختی سے الجھ پڑا اور کہنے لگا کہ یہ گمراہ، سخت دل اور جاہل اپنے جسم کو کھلا چھوڑ کر اپنے پیروں کے نیچے کپڑے کو بچھائے نماز پڑھ رہا ہے یہ کتنی بے ادبی کی بات ہے!

یہ سن کر قلندر نے وہ تہبند اٹھائی اور اپنے گلے میں ڈال کر جسم کو چھپایا اور پھر نماز میں مصروف ہو گیا اور اس پر کوئی تبدیلی ظاہر نہیں ہوئی!
اس طالب علم کو محسوس ہوا کہ میں نے غلطی کی اور سخت الفاظ استعمال کیے ہیں، وہ نماز کے بعد قلندر سے معافی مانگنے آیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ سے غیر مناسب باتیں کی ہیں، مجھے معاف فرما دیجیے!

اس قلندر نے جواب دیا کہ اے غریب نوجوان! باتوں سے وہ دل بگاڑے جو کسی پیر کا پرورش کیا ہوا نہ ہو، تم نے مجھے نصیحت کی اور شرعی مسئلہ بتایا، اللہ تعالی تمہیں بہت جزا دے۔
(سبع سنابل، ص68)

آج ہمیں سختی کے ساتھ تو دور کوئی حضرت حضرت کہہ کر تعظیم کے ساتھ بھی مسئلہ بتا دے تو ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہماری توہین کر دی گئی ہے اور ہم فوراً اکڑ میں آ جاتے ہیں اور سامنے والے کو جاہل ثابت کرنے اور خود کو اہل علم ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش میں لگ جاتے ہیں!
اللہ تعالی ہمیں اپنے عیبوں پر نظر کرنے اور حق کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے

عبد مصطفی

کافر کے لیے دعا کرنا

کافر کے لیے مغفرت اور بخشش کی دعا ہر گز نہیں کر سکتے ہدایت کے لیے دعا کرنے میں ہرج نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ:

ولا یدعو للذمی بالمغفرۃ و لو دعا لہ بالھدی جاز لانہ علیہ السلام قال اللھم اھدی قومی فانھم لا یعلمون کذا فی التبیین۔

"کافر کے لیے مغفرت کی دعا ہر گز ہر گز نہ کریں، ہدایت کی دعا کرنا جائز ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خود کافروں کی ہدایت کے لیے دعا فرمائی کہ اے اللہ ان کو ہدایت دے جو نہیں جانتے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، ج5، ص348)

حضرت طفیل بن عمر نے اپنی قوم کی شکایت کرنے کے بعد حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ ان کے خلاف دعا کیجیے تو نبیٔ رحمت نے ہدایت کی دعا فرمائی۔

(صحیح بخاری، کتاب الجھاد، ج2، ص291، حدیث2937)

اسی طرح صحابہ نے قبیلۂ ثقیف کے خلاف دعا کرنے کی گزارش کی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کے لیے ہدایت کی دعا فرمائی۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، ج5، ص492، حدیث3968)

ثابت ہوا کہ ہدایت کی دعا کرنے میں ہرج نہیں اور جو مر جائیں ان کی لیے تو ہدایت کی دعا نہیں ہو سکتی لہٰذا مغفرت کی دعا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ سخت ناجائز و حرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر بھی ہے لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے اس سے پرہیز کریں۔

آج کل کچھ مسلمان کافروں کے مرنے کے بعد ان کے نام ساتھ RIP لکھتے ہیں، یہ بھی ناجائز ہے اور بچنا ضروری ہے۔

عبد مصطفی

اپنا کام بنتا... میں جائے جنتا

حضرت سری سقتی رحمہ اللہ تعالی نے ایک بار الحمدللہ کہا تو 30 سال تک استغفار کرتے رہے!
کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں؟
آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ بغداد میں آگ لگ گئی ہے جس سے مکانات وغیرہ جل گئے ہیں لیکن آپ کی دوکان بچ گئی ہے تو میں نے اس پر الحمدللہ کہ دیا اور اس پر میں نادم ہوں کہ میں نے مسلمانوں کے نقصان کو نظر انداز کر کے اپنے فائدے کو دیکھ کر الحمدللہ کہا اسی وجہ سے میں 30 سال سے استغفار کر رہا ہوں۔

(رسالہ قشیریہ، اردو، ص74)

آج کل ہم اتنے خود غرض ہو چکے ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو پہنچنے والے نقصان سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہ تک کہ دیتے ہیں کہ اپنا کام بنتا..... میں جائے جنتا۔

ہمیشہ اپنا فائدہ دیکھنا اچھی بات نہیں ہے۔
دوسروں کو بھی دیکھ کر چلنا چاہیے چاہے وہ علم کا معاملہ ہو، مال کا معاملہ ہو یا تجارت ہو۔

عبد مصطفی

حضرتِ فضیل کو ایک لڑکی سے پیار ہوا

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ڈاکو تھے!

آپ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو ایک لڑکی سے پیار ہو گیا آپ اس کے پیچھے جا رہے تھے۔ اس کے لیے آپ ایک دیوار پر چڑھے تو ایک تلاوت کرنے والے کو اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا:

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰهِ (الحدید:16)

"کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لیے"

حضرت فضیل بن عیاض نے جب یہ آیت سنی تو کیفیت بدل گئی اور آپ نے عرض کی اے میرے رب وہ وقت آ چکا ہے!

آپ وہاں سے واپس ہوئے اور رات ویرانے میں گزاری

وہاں کچھ مسافر آئے اور پھر ان میں سے کسی نے کہا کہ چلو تو کہا گیا کہ نہیں صبح چلیں گے کیونکہ یہاں فضیل نام کا ڈاکو رہتا ہے۔

آپ نے یہ سن کر توبہ کی اور انھیں بھروسہ دلایا پھر آپ نے حرم میں پناہ لی حتیٰ کے آپ کا وصال ہو گیا۔

(رسالہ قشیریہ، اردو، ص69)

کہتے ہیں عبرت کے لیے کبھی کبھی ایک لفظ ہی کافی ہوتا ہے اور کبھی کبھی پوری کتاب سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مذکورہ آیت واقعی اہل ایمان کے دلوں کو جھنجھوڑ دینے والی ہے۔

اس میں بندوں کو رب کی یاد دلائی جا رہی ہے اور بھٹکے ہوئے کو ایک محبت بھری صدا دی جا رہی ہے اگر ہم اس پر غور کریں تو ہمارے دلوں کی بھی کیفیت بدل سکتی ہے۔

عبد مصطفیٰ

جاگنے سے بہتر تو سویا رہتا!

حضرت شیخ سعدی خود گلستان میں لکھتے ہیں کہ مجھے بچپن میں عبادت کا خوب شوق تھا۔
ایک مرتبہ پوری رات میں نے قرآن پاک کی تلاوت میں گزار دی۔ ہمارے آس پاس کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے والد صاحب سے کہا کہ یہ لوگ ایسے سوئے ہوئے ہیں جیسے مر گئے ہوں، ان میں سے کسی نے کم از کم دو رکعت نماز تک نہیں پڑھی۔
والد صاحب نے فرمایا کہ بیٹا اس غیبت سے بہتر تھا کہ تو بھی سویا رہتا۔

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ بچپن میں اپنے والد کی تاکید میں ہی میری عظمت کا راز چھپا ہوا ہے۔ بچپن میں بڑوں کی مرمت کو ہم نے برداشت کیا تو اللہ تعالی نے دل کی صفائی عطا فرمادی۔

(ملخصاً: عظمتوں کے پاسبان، ص 11)

عبد مصطفی

چلیے دیکھ کر آتے ہیں دلہن کو

شادی کر کے جب کوئی نئی دلہن گھر لاتا ہے تو ایک بھیڑ اسے دیکھنے کے لیے پہنچ جاتی ہے کہ چلو دیکھتے ہیں کہ دلہن کیسی ہے

ارے جناب! جس کی دلہن ہے وہ دیکھے آپ کو کیا پڑی ہے؟

دیکھنے والوں کے ساتھ ساتھ دکھانے والوں کو بھی خوب شوق ہوتا ہے تاکہ ان کی تعریف ہو۔

دلہن ایک کمرے میں ہے وہاں محلے کے لوگ، دولہے کے دوست پھر اگر دولہے کا بھائی ہے تو اس کے دوست سب بھابھی بھابھی کرتے ہوئے تحفے اور لفافہ لیے اپنا چہرہ شریف اٹھائے چلے آتے ہیں اور پھر باتیں ہوتی ہیں ہنسی مذاق بھی عام بات ہو گئی ہے۔

کچھ زیادہ پڑھے لکھے لوگ یہ کرتے ہیں کہ دلہن اور دولہے کو کھلے عام سب کے سامنے ایک بڑے ہال میں دو بڑی کرسیاں منگوا کر بیٹھا دیتے ہیں تاکہ دیکھنے والے جی بھر کے دیدار کریں، Selfies لیں اور ویڈیوز بنائیں۔

ایسے لوگوں کے اندر یا تو غیرت سو گئی ہے یا یہ سب روکنے کی ہمت نہیں رکھتے۔

ضروری ہے کہ ہم اس ناجائز طریقے پر روک لگائیں اور لوگوں کو چاہے برا لگے یا بھلا اپنی دلہن کو اپنی دلہن کی طرح ہی رکھیں نہ کہ بازار میں بکنے والی کسی چیز کی طرح کہ جو آتا ہے دیکھ کر چلا جاتا ہے۔

عبد مصطفی

ولیمہ یعنی ایک لاکھ سے زیادہ

ولیمہ یعنی جتنے کی استطاعت ہو اتنے لوگوں کو بلا کر کھانا کھلا دینا پر آج کے دور میں ولیمہ یعنی ایک لاکھ سے زیادہ کا خرچ!

آپ کی طاقت ہے دس 10 گھر کے لوگوں کو کھلانے کی پر پچاس 50 سے زیادہ آپ کے محلے میں ہی گھر موجود ہیں پھر اوپر سے رشتے داروں کی نظریں بھی آپ پر ہیں اور آپ نے سب کا کھایا ہے تو اب سب آپ سے امید لگائے بیٹھے ہیں۔

اب یہ بتائیں کہ اگر دس گھروں میں دعوت دی جائے تو کن کو؟ اور کن کو چھوڑ دیا جائے؟

جن کو آپ دعوت نہیں دیں گے وہ ایسے ناراض ہوں گے کہ منھ ناک سب پھلا لیں گے تو اب ایک ہی راستہ ہے کہ قرض لو یا لڑکی والوں کا گلا دباؤ پر ولیمہ کرو حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی ولیمہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ کہ دعوتِ سنت کے لیے کسی زیادہ اہتمام کی ضرورت نہیں۔
اگر دو چار لوگوں کو کچھ معمولی چیز اگرچہ پیٹ بھر کر نہ ہو اگرچہ دال روٹی چٹنی روٹی ہو یا اس سے بھی کم کھلا دیں تو سنت ادا ہو جائے گی اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو کچھ الزام نہیں (یعنی نہ کھلائے تو کوئی حرج نہیں)

(فتاوی امجدیہ، ج4، ص225)

مگر ہمیں سنت تو ادا کرنی نہیں ہے بلکہ قرض لے کر جس کا کھایا ہے اس کا قرض ادا کرنا ہے اور دنیا کو دکھانا اور راضی کرنا ہے تو ایسا ولیمہ اصل میں ولیمہ ہی نہیں۔
کئی ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس ولیمہ کے لیے ٹینٹ لگانے کے بھی پیسے نہیں ہیں پر قرض لے کر ہزار کی تعداد میں لوگوں کا پیٹ بھرنا پڑتا ہے اور پھر بھی لوگوں سے یہی سننے کو ملتا ہے پاپڑ نہیں ملا مجھے مچھلی کا پیس نہیں ملا مجھے زردہ نہیں ملا اور مجھے کولڈ ڈرنگ نصیب نہیں ہوئی۔

اللہ تعالی ہمیں سنت پر عمل کرنے اور سادگی کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

نکاح آسان کیسے ہو گا

نکاح کو آسان کرنے کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ 4 شادیوں کے رواج کو عام کیا جائے۔
اب آپ کہیں گے یہ 4 شادیوں کی بات بیچ میں کہاں سے آ گئی تو یہ بیچ میں نہیں آئی بلکہ ہم نے نکال کر الگ کر دی ہے جس کی وجہ سے آج اتنی پریشانیاں ہیں۔

خیر چاہتے ہیں تو پرانے لوگوں کا طریقہ اپنانا ہو گا مطلب اسلاف کا طریقہ۔ یہ جو نارہ ہم کو تھمایا گیا ہے کہ "ہم 2 ہمارے 2" یا "چھوٹا پریوار سکھی پریوار" یہ جھوٹ ہے جھوٹ ہے جھوٹ ہے۔ اگر آج 4 شادیوں کا رواج عام ہوتا تو جتنی لڑکیاں گھر بیٹھے بال سفید کر رہی ہیں ان کی تعداد 4 گنا کم ہوتی یعنی ہوتی ہی نہیں بلکہ طلاق شدہ اور بیوہ عورتیں بھی گھر بیٹھ کر اپنی موت کا انتظار نہ کر رہی ہوتیں۔

یہ معاشرہ، یہ ماحول، یہ سماج اگرچہ خود کو ترقی یافتہ یا پڑھا لکھا کہتا ہے لیکن ان کے پاس سوائے لفاظی کے کوئی حل نہیں ہے کہ جس سے نکاح آسان ہو جائے۔
اگر نکاح کو آسان کرنا ہے تو اس پر خاص توجو دینی ہو گی۔
کچھ لڑکی والے اور لڑکے والوں کو آگے آنا ہو گا اور آپس میں مل کر اسے عام کرنا ہو گا تاکہ ایک تبدیلی لائی جا سکے۔

عبد مصطفی

چنگیز خان کا پوتا اور حضرتِ شیخ سعدی

چنگیز خان کے پوتے اور ہلاکو خان کے بیٹے اباقہ خان سے جب حضرتِ شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالی کی ملاقات ہوئی تو آپ نے بناڈرے اس سے گفتگو کی اور جب جانے لگے تو اس نے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے۔

آپ نے فرمایا: دنیا سے نیکی اور بدی آخرت میں ساتھ جائے گی اب تمھیں اختیار ہے کہ ان دونوں میں سے تمھیں کیا ساتھ لے جانا منظور ہے۔

اباقہ خان نے گزارش کی کہ اس نصیحت کو اشعار کا جامہ پہنا دیجیے۔ حضرتِ شیخ نے اسی وقت کہا:

شہے کہ پاس رعیت نگاہ میدارد
حلال باد خراجش کہ مزد چوپانی است
وگرنہ راعیٔ خلق است زہر مارش باد
کہ ہرچہ میخورد از جزیۂ مسلمانی است

"یعنی جو بادشاہ رعایا کی صحیح طور پر حفاظت کرتا ہے اس کے لیے خراج اس لیے حلال ہے کہ اس نے حفاظت کی اجرت وصول کی ہے اور اگر مخلوق کی حفاظت نہیں کرتا تو خدا کرے کہ خراج اس کے لیے زہر قاتل ہو کیوں کہ وہ مسلمانوں کا کا جزیہ (ٹیکس) کھا رہا ہے"

اباقہ خان کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کئی دفعہ پوچھا کہ میں مخلوق کا محافظ ہو یا نہیں؟
آپ نے فرمایا کہ اگر آپ محافظ ہیں تو پہلا شعر آپ کے مناسب ہے ورنہ دوسرا شعر۔

اباقہ خان آپ کی نصیحت سے خوش ہوا اور آپ کو اعزاز کے ساتھ رخصت کیا۔
اس طریقے سے ایک عام آدمی کو نصیحت کرنا مشکل ہے مگر شیخ سعدی نے منگول بادشاہ کے سامنے پوری بے باکی سے حق کی آواز کو بلند کیا۔

زمانے کو ضرورت ہے ظالموں کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بے خوف بولنے والے لوگوں کی۔
اللہ تعالی ہمیں بھی ان مبارک ہستیوں کے صدقے حق بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(عظمتوں کے پاسبان، ص13،14)

عبد مصطفی

ایک بیوی سے فائدہ کیا ہوا؟

مرد نکاح کیوں کرتا ہے؟

مقصد کیا ہوتا ہے؟

پہلا یہ کہ عورت کے ذریعے اولاد حاصل ہو،

دوسرا یہ کہ گناہوں سے بچ سکے یعنی بد نگاہی، مشت زنی یا زنا کے قریب نہ جائے پر ایک بیوی میں یہ دونوں مقصد پورے نہیں ہوتے!

ایک بیوی سے زیادہ اولاد ممکن نہیں، زیادہ اولاد کے لیے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا ضروری ہے پھر ایک بیوی سے مقصد کہاں پورا ہوا؟

دوسرا ہے گناہوں سے بچنا تو کیا یہ بھی ایک بیوی سے ہر کسی کے لیے ممکن ہے؟

حدیث میں حکم ہے کہ جب کسی عورت پر نگاہ پڑے اور وہ اچھی لگے (یعنی اس کی خواہش ہو) تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اپنی خواہش کو پوری کر لے لیکن اگر اس کی بیوی حیض کی حالت میں ہو تو پھر اس کے پاس کون سا راستہ (Option) ہے؟ پھر گناہوں سے بچنا جو مقصود تھا وہ کہاں پورا ہوا؟

صرف حیض کی بات نہیں ہے، عورتوں کے کئی مسائل ہیں مثلاً ایک بیوی ہے اور گھر کا کام ہے، ایام حمل (Pregnancy) ہے، تھکان ہے، مزاج (Mood) ہے، طبیعت ہے، بچے ہیں اور حیض، نفاس اور استحاضہ وغیرہ اپنی جگہ ہے تو ہر مرد کے لیے کوئی عقلمند ایک بیوی کو کافی قرار نہیں دے سکتا اور مرد کو دوسری شادی سے روکنا اصل میں اسے ذہنی اور جسمانی طور پر تکلیف پہنچانا اور گناہوں کی طرف دھکیلنے کے برابر ہے۔

اگر آپ نکاح کے مقصد کو پانا چاہتے ہیں تو ایک سے زیادہ شادیاں ضروری ہے۔

اولاد بھی زیادہ ہو گی، میاں بیوی خوشحال بھی ہوں گے اور دنیا و آخرت میں کامیاب بھی ہوں گے۔

عبد مصطفی

پہلے نماز پھر تعویذ

حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رحمہ اللہ تعالی کے پاس تعویذ لینے والوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔
آپ رحمہ اللہ تعالی پہلے پوچھتے کہ نماز پڑھتے ہو یا نہیں؟

تعویذ کا طلبگار کہتا کہ نہیں پڑھتا ہوں یا کبھی کبھار پڑھتا ہوں تو فرماتے کہ تم نماز نہیں پڑھتے تو اللہ تعالی تم سے ناراض ہے تو پھر میرا تعویذ وہاں کیا کام کرے گا؟

اس انداز سے آپ لوگوں کو نماز کی ترغیب دیتے۔

(عظمتوں کے پاسبان، ص56)

ایسے تھے ہمارے اکابرین جو لوگوں کو فرائض وواجبات کی اہمیت ہر موقعے پر بتایا کرتے تھے۔
جو چیزیں مستحب ہیں ان کا انکار نہیں پر پہلے فرائض وواجبات ہیں جن کا ترک ہزاروں مستحب کاموں کے ترک سے برا ہے۔

آج ہمارے درمیان ایسا بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ اگر کسی گھر میں موت ہو جائے اور پھر گھر والے چوتھے چالیسویں وغیرہ کی محفل اور دعوت نہ کریں اگرچہ وہ سنی ہے تو لوگ انھیں اس نظر سے دیکھیں گے کہ مانو کوئی جرم کر دیا ہو وہیں اگر وہ پورے گھر والے نماز نہ پڑھتے ہوں تو پھر لوگوں کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہو گی۔

عبد مصطفی

عورت تیڑھی پسلی

مردوں کو یہ بات ہر وقت یاد رکھنی چاہیے کہ عورت تیڑھی پسلی سے بنائی گئی ہے جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔
عورتوں سے کبھی یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ مکمل درست ہو جائے گی اور اگر کوئی اسے ہر طرح سے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو پھر اسے کھو بیٹھے گا یعنی طلاق۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ عورت کی اصلاح نہ کریں۔
اصلاح کی پوری کوشش کریں لیکن نرمی اور محبت کے ساتھ۔
عورتیں بہت جزباتی (Sensitive) ہوتی ہیں، اگر کوئی میٹھی میٹھی باتوں سے چاہے تو انھیں فوراً راضی کر لے لیکن اگر آپ تیڑھے پن پر آئیں گے تو یاد رکھیے کہ وہ پہلے سے.....

سختی بھی کرنی چاہیے لیکن شرعی معاملات میں جیسے نماز نہ پڑھے، پردہ نہ کرے یا کوئی غیر شرعی کام کرے پر اس میں بھی پہلے نرمی سے کوشش کریں اور نہ مانے تو تھوڑی سختی دکھائیں پھر بھی نہ مانے تو تھوڑا بہت مار سکتے ہیں پر آج کل ان باتوں کی وجہ سے کسی نے سختی کی ہو ایسا جلدی سننے میں نہیں آتا بلکہ اکثر لڑائی جھگڑے ایسی باتوں کی وجہ سے ہوتے ہیں جنھیں ایک مرد چاہے تو گھر میں کسی کو پتہ چلے بغیر حل کر لے۔

عورتیں جیسی ہیں ان سے اسی طرح فائدہ اٹھائیں۔
ان کی غلط عادتوں کو نظر انداز کریں اور اچھائیوں کو دیکھیں، اسی میں فائدہ ہے۔

عبد مصطفی

لڑکی والوں سے ایک سوال

لڑکی والے مظلوم کہلاتے ہیں کہ ان سے جہیز اور نقدی کا مطالبہ کیا جاتا ہے پر آج ہم لڑکی والوں سے ایک ایسا سوال پوچھنے جا رہے ہیں کہ ان کی پول کھل جائے گی، دینداری ظاہر ہو جائے گی اور سب کو معلوم ہو جائے گا کہ کون دودھ کا دھلا ہوا ہے۔

معاف کیجیے گا ہمارے الفاظ اگرچہ درست نہ ہوں پر حقیقت تو حقیقت ہے!

سوال یہ ہے کہ آپ کی لڑکی کے لیے آپ کے سامنے دو رشتے ہیں:

پہلا ایک ایسا لڑکا جو دیندار ہے، پڑھا لکھا ہے، بیوی کے حقوق جانتا ہے، آپ سے نقدی نہیں لے گا، جہیز نہیں لے گا اور سنت کے مطابق نکاح کرے گا۔

دوسرا ایک ایسا لڑکا ہے جو نماز نہیں پڑھتا، داڑھی نہیں رکھتا، دیندار نہیں، بیوی کے حقوق کا پتا نہیں، عیش موج کی زندگی جینے والا اور آپ سے ایک لاکھ پلس + لے گا، جہیز بھی لے گا اور باجے گاجے کے ساتھ آپ کی بینڈ بجا کر شادی کرے گا۔

اب آپ بتائیں کہ لڑکی کس کو دیں گے؟

رکیے رکیے جناب اتنی آسانی سے آپ جواب نہیں دے سکتے،
جواب دینے سے پہلے یہ جان لیجیے کہ پہلا لڑکا شادی شدہ ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتا ہے یعنی ایک سے زیادہ بیویاں رکھ کر اسلاف کے طریقے پر چلنا چاہتا ہے اور دوسرا لڑکا کنوارا ہے تو اب آپ جواب دے سکتے ہیں کہ لڑکی کس کو دیں گے؟

اس کا جواب ہمیں یا کسی کو دینے کی ضرورت نہیں بس اپنے پاس رکھیں اور جان لیجیے کہ آپ کو اچھا لڑکا نہیں چاہیے بلکہ معاشرہ جسے اچھا سمجھتا ہے وہ چاہیے۔

آپ کسی شادی شدہ کو کنواری بیٹی دے دیں گے تو آپ کی ناک کٹ جائے گی لیکن اگر ایک فاسق کو دو لاکھ کی رشوت دے کر دیں گے تو سر بلند رہے گا۔

آپ اپنا سر بلند رکھیے، اپنی بیٹی کی آخرت کے بدلے میں یہ سودا شاید آپ کو بہت مہنگا پڑ گیا پر ہائے رے غفلت!

اب یہ آپ کس منھ سے کہیں گے کہ مجھ پر لڑکے والوں نے ظلم کیا ہے، آپ نے تو اس کے کنوارے پن (Virginity) کو خریدا ہے تو آپ کیسے مظلوم ہوئے؟

خیر جانے دیجیے ہم بہت زیادہ کہہ گئے۔

ہماری باتوں میں آکر کچھ ایسا نہ کیجیے کہ لوگوں کے درمیان آپ کی ساکھ تباہ ہو جائے بلکہ وہی کیجیے جس سے لوگ راضی ہیں کیونکہ وہ آپ کا گھر چلا دیتے ہیں اور آپ کے لیے آخرت میں سفارش کریں گے؟

عبد مصطفی

چار بیویاں اور حقوق

جب بھی ہم چار بیویاں رکھنے کی بات کرتے ہیں تو سب سے زیادہ جو لفظ سننے کو ملتا ہے وہ ہے "حقوق" (یعنی عورت کا حق، اس کے رائٹس)
ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ عورت کے حقوق ادا کرنا ضروری ہے پر مرد کے حقوق (رائٹس) کا کیا؟ کیا ان کے کوئی حقوق نہیں ہیں؟ کیا وہ صرف بیوی کے منع کرنے کی وجہ سے دوسری شادی کرنے سے رک جائیں؟

عورت کے حقوق کی 2 طرح کی فہرست (لسٹ) ہے، ایک وہ جو شریعت کی طرف سے ہے، ایک وہ جو معاشرے نے بنا رکھی ہے۔
معاشرے کی بنائی گئی لسٹ ناجائز خواہشات اور فضول خرچوں پر مشتمل ہے اور یہی وجہ ہے کہ اب "ایک کو سنبھالنا مشکل پڑ رہا ہے"

اب جو فہرست شریعت نے بنائی ہے اس کے مطابق 4 بیویوں کے ساتھ 4 باندیوں کا خرچ بھی آرام سے اٹھایا جا سکتا ہے۔
ہر شخص نہیں پر کئی لوگ آسانی سے 4 بیویوں کے حقوق ادا کر سکتے ہیں۔
ابھی تو عورتوں کے مطابق کوئی مرد ہی نہیں بچا جو 4 بیویوں کے حقوق ادا کر سکے اور یہ ایک بڑا والا اور سفید جھوٹ ہے۔

ہم کہیں کہ شریعت کی بنائی ہوئی فہرست کے مطابق بیوی کے بیمار پڑنے پر اس کا علاج کروانا بھی واجب نہیں تو کئی لوگوں کو ہضم نہیں ہو گا۔ یہ الگ بات ہے کہ اخلاقی طور پر علاج کروانا چاہیے پر مقصد یہ بتانا ہے کہ ضروری کیا ہے اسے سمجھیں۔
بس حقوق حقوق کی رٹ لگا کر اپنی مرضی نہ چلائیں بلکہ یہ سمجھیں کہ شوہر پر واجب کیا ہے اور وہ اس سے زیادہ بطور احسان کیا کیا مجھے دے رہا ہے۔

جس کے پاس ہزاروں ہیں وہ بھی 4 بیوی کا نام نہیں لے سکتا اور جس کے پاس لاکھوں ہیں اس کے اپنے الگ بڑے مسائل ہیں تو پھر کیا ہم بھی عورتوں کے اسی جھوٹ کو تسلیم کر لیں کہ اب حقوق ادا نہیں ہو سکتے یا پھر یہ دیکھیں کہ اس کے پیچھے حقیقت کیا ہے۔

حقوق کا مسئلہ بڑا ہے پر اتنا بڑا نہیں جتنا حد سے بڑھ کر بنا دیا گیا ہے۔

عبد مصطفی

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

کسی سے پیار ہو تو اللہ کے لیے اور کسی سے نفرت ہو تو بھی اللہ کے لیے۔
یہ دین نہیں کہ ہر ایک سے پیار کیا جائے یا ہر ایک سے نفرت کی جائے۔

محدث اعظم پاکستان، علامہ سردار احمد قادری رحمہ اللہ تعالی سے ایک شیعہ افسر ملنے کے لیے آیا۔
اس نے جب ہاتھ ملانا چاہا تو آپ نے یہ کہتے ہوئے ہاتھ پیچھے کر لیا کہ میرے دل میں خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی محبت کی شمع روشن ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ اس شمع کی لَو ماند نہ پڑ جائے۔

اسی طرح ایک بار سفر میں ایک مشہور خطیب سے سامنا ہو گیا تو وہ مصافحہ کرنے کے لیے آگے بڑھا۔
آپ نے پہلے پوچھا کہ دیوبندیوں کی گستاخی بھری عبارات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟
اس نے کہا کہ میں مناظرہ کرنے کے لیے نہیں بس ملاقات کے لیے آیا ہوں۔
آپ نے فرمایا جب تک ان عبارات کا تصفیہ نہیں ہو جاتا، میں ملاقات نہیں کر سکتا۔

(عظمتوں کے پاسبان)

یہ ہوتا ہے دین، جی یہی ہے دین؛ جو رو رو کر آپ کو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں ان سے دور رہیں، ان کے مکرو فریب سے بچیں۔ وہ آپ کو توحید نہیں بلکہ کفر کی طرف لے جا رہے ہیں۔ توحید تو یہ ہے کہ:

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

عبد مصطفی

ہم 4 شادی پر کب تک لکھیں گے؟

ہم اس وقت تک اس ٹاپک پر لکھیں گے جب تک یہ (Common) عام نہ ہو جائے۔

یوں سمجھیں کہ ایک عرصے پہلے جب کہیں کسی لڑکی کے ساتھ کچھ غلط ہوتا تھا تو سن کر بڑا عجیب لگتا تھا اور ایک ہنگامہ سا ہو جاتا تھا لوگ ہر طرف باتیں کرتے ہوئے حیران نظر آتے تھے اور جب عورتوں نے کپڑے کم کر دیے، ہم نے نکاح مشکل کر دیا اور ساتھ میں پڑھنے لکھنے جاب کرنے کا (System) نظام عام ہوا تو پھر یہ کیسس (Cases) اتنے بڑھ گئے کہ اب آئے دن نیوز میں ایسے کئی Cases کے بارے میں دکھایا جاتا ہے پر اب سن کر وہ محسوس نہیں ہوتا جو پہلے ہوتا تھا کیونکہ اب یہ بہت زیادہ عام ہو گیا بلکہ رضامندی کے ساتھ تو اسے غلط بھی نہیں سمجھتے کچھ لوگ۔

اسی طرح 4 شادی والا معاملہ ہے ایک عرصے سے اس پر زیادہ بات نہیں ہوئی زیادہ لکھا نہیں گیا اور عمل بھی نہیں تو اب اچانک یہ لوگوں کو عجیب لگ رہا ہے جبکہ یہ صحیح ہے۔ اب جب ہم اس پر لگاتار کام کریں گے تو کچھ لوگ ضرور سمجھیں گے اور آنے والی نسلوں میں زیادہ تبدیلی آئے گی۔

اگر ایک لڑکی اپنے والد کی 4 بیویاں دیکھے، اپنے بھائی کی ایک سے زیادہ بیویاں دیکھے اور رشتہ داروں میں بھی ایسا ہی نظر آئے تو اسے بھی بڑے ہو کر کسی کی دوسری یا تیسری بیوی بننے میں برا نہیں لگے گا بس ضروری ہے کہ اس ماحول میں بڑا کیا جائے۔

ہم یہ ماحول بنانا چاہتے ہیں اس کے لیے ہر جگہ سے کچھ لوگ مل کر آپس میں ہی آغاز کریں تو کام ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سنت کو پھر سے زندہ کرنے کی توفیق دے

عبد مصطفی

OUR OTHER PAMPHLETS

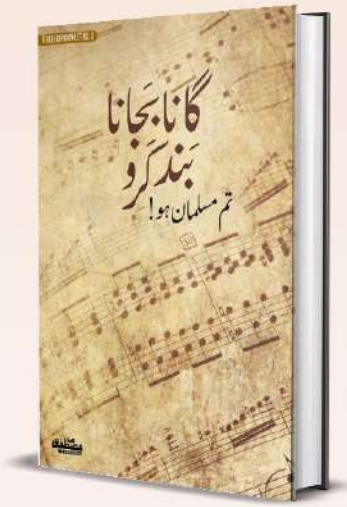

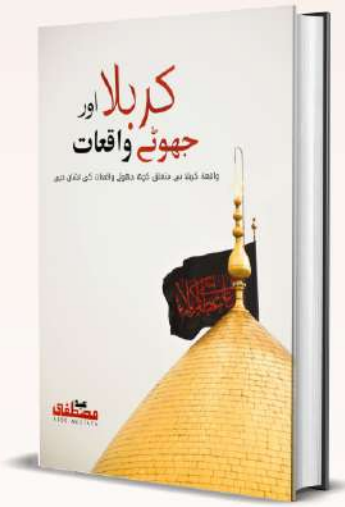

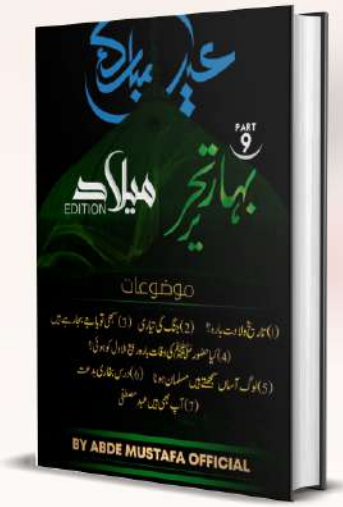

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION